جنرل ، 23 اگست 2017

انٹرنیشنل کنونشن
ان سول اینڈ پولیٹیکل رائٹس
(International Covenant on Civil and Political Right)
شہری اور سیاسی حقوق کا بین الاقوامی کنونشن

انسانی حقوق کی کمیٹی:

پاکستان کی ابتدائی رپورٹ پر اختتامی جائزہ:

1) کمیٹی نے اپنے 3387 ویں اور 3388 ویں اجلاس میں جو 11 اور 12 جولائی 2017ء کو منعقد ہوا پاکستان کی ابتدائی رپورٹ (CCPR/C/SR.3386, 3387 and 3388) پر غور کیا اور 25 اور 26 جولائی 217 کو اس کے 3406 ویں 3407 ویں اجلاس میں اس کے حتمی مشاہدات کو اختیار کیا گیا۔

(الف) تعارف

2) چار سال کی تاخیر کے باوجود کمیٹی پاکستان کی ابتدائی رپورٹ اور اس میں دی گئی معلومات کا خیر مقدم کرتی ہے یہ ریاستی پارٹی کے اعلیٰ سطح کے وفد کے ساتھ بامقصد بات چیت کا موقع فراہم کرنے پر مسرت کا اظہار کرتی ہے۔ کمیٹی مسائل کی فہرست (CCPR/C/PAK/Q/1/Add.1) کے تحریری جوابات کو اعلیٰ سطح کے وفد کے زبانی طور پر مزید وضاحت کیلئے شکر گزار ہے۔ (CCPR/C/PAK/Q/1)

(ب) مثبت پہلو:

3) کمیٹی ریاستی پارٹی کی جانب سے درج ذیل آئین سازی اور ادارہ جات اور پالیسی اقدامات کا خیر مقدم کرتی ہے۔

الف) 2016ء میں اختیار کیا گیا فوجداری قانون (ترمیمی) غیرت کے نام یا اس بہانے پر جرم) کا ایکٹ:

ب) 2016ء میں اختیار کیا گیا فوجداری قانونی (ترمیمی) (عصمت دری سے متعلق جرائم) کا ایکٹ۔

ج) 2016ء میں اختیار کیا گیا انسانی حقوق سے متعلق قومی ایکشن پلان۔

د) 2012ء میں منظور ہونے والا قومی کمیشن برائے انسانی حقوق ایکٹ اور اس کے تحت 2015ء میں قائم ہونے والا انسانی حقوق کا قومی کمیشن۔

4) کمیٹی ریاستی پارٹی کی درج ذیل بین الاقوامی معاونات کی توثیق یا ان سے الحاق کا خیر مقدم کرتی ہے۔

(الف) 2011ء میں معذور افراد کے حقوق کا کنونشن۔

(ب) 2011ء میں بچوں کے حقوق کے کنونشن سے متعلق بچوں کی فروخت، جسم فروشی اور فحش نگاری کا اختیاری پروٹوکول۔

(ج) 2016ء میں بچوں کے حقوق کے کنونشن سے متعلق بچوں کی مسلح تصادم میں شمولیت کا اختیاری پروٹوکول

* کمیٹی نے اپنے 120 ویں اجلاس (3 تا 28 جولائی 2017) میں اسے منظور کیا۔

ج) تحفظات اور سفارشات کے اُصولی اُمور

معاہدے کا اطلاق

5) کمیٹی کو تشویش ہے کہ معاہدے میں درج حقوق کو ملکی قوانین کے حکم نامے میں پوری طرح زیر اثر نہیں لایا جا رہا اور عدالتیں بعض معاملات میں معاہدے پر عمل درآمد سے گریزاں ہیں۔

6) ریاستی پارٹی کی جانب سے معاہدے میں دیئے گئے حقوق کو ملکی قوانین کے حکم نامے میں زیر اثر لانے کے لئے تمام ضروری اقدامات کئے جائیں اور ان حقوق کے نفاذ کو ملکی سطح پر یقینی بنانے کیلئے بشمول ججوں' استغاثہ' وکلاء اور سرکاری اہلکاروں کی بذریعہ تربیت معاہدے کے حقوق کے حوالے سے اہلیت میں اضافہ کرنا چاہیے۔

تحفظات

7) کمیٹی اس حقیقت کا خیر مقدم کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی نے 2011ء میں متعدد تحفظات واپس لئے اور اپنے تحفظات کو آرٹیکل 3 اور 25 تک محدود کر دیا تاہم اسے افسوس ہے کہ ریاستی پارٹی آرٹیکل نمبر 3 اور 25 پر اپنے تحفظات کو برقرار رکھتی ہے جو کہ ان شقوں (آرٹیکلز) کے اطلاق کو صرف اس حد تک محدود رکھتی ہے کہ وہ بالترتیب مسلمانوں کے اپنے قوانین' قانونِ شہادت اور آئینی دفعات سے مطابقت رکھتے ہوں۔

8) ریاستی پارٹی کو معاہدے کے مکمل اور مؤثر اطلاق کو یقینی بنانے کے پیش نظر اپنے باقی تحفظات کو آرٹیکل 3 اور 25 کے حوالے سے واپس لینے پر غور کرنا چاہیے۔

انسانی حقوق کا قومی ادارہ

9) 2015ء میں انسانی حقوق کے لئے قومی کمیشن کے قیام کا خیر مقدم کرتے ہوئے کمیٹی کو تشویش ہے کہ مبینہ طور پر کمیشن کے چیئرمین کو کمیٹی سے ملاقات کے لئے جنیوا کا سفر کرنے کی مطلوبہ اجازت نہیں ملی تھی اور یہ اشارے مل رہے تھے کہ کمیشن مکمل طور پر آزاد نہیں ہے۔ کمیٹی کو یہ بھی تشویش ہے کہ یہ اپنی آئینی حیثیت کے مطابق کمیشن کو اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے طریقہ کار سے مکمل تعاون کرنے سے روکا گیا ہے۔ یہ خفیہ اداروں کے طریقہ کار سے متعلق تفتیش نہیں کرسکتا اور مسلح افواج کے ارکان کے ذریعے انسانی حقوق کی پامالیوں کی اطلاعات کی مکمل تفتیش کرنے کا مجاز نہیں ہے۔ (آرٹیکل 2)

10) ریاستی پارٹی کو یہ یقینی بنانے کے لئے ضروری ہے کہ وہ تمام ضروری قانون سازی' پالیسی سازی اور ادارہ جاتی اقدامات کئے جائیں جن کی رو سے قومی کمیشن برائے انسانی حقوق کو پوری طرح سے مؤثر اور آزادانہ انداز میں اپنے مینڈیٹ کو سرانجام دینے کے قابل ہو اور انسانی حقوق کے فروغ اور تحفظ کے لئے بحیثیت قومی ادارے کے اصولوں سے پوری طرح مطابقت رکھتے ہیں۔ (پیرس اُصول)۔ ریاستی پارٹی کو چاہیے کہ وہ کمیشن کی قوت کو مستحکم بنانے اور اس بات کو یقینی بنائے کہ وہ کسی بھی سرکاری ادارے بشمول مسلح افواج کے خفیہ اداروں کے اراکین جو مبینہ طور پر معاہدے میں تسلیم شدہ حقوق کی خلاف ورزی کے مرتکب قرار دیئے جائیں اُن کے الزامات کی تفتیش کے قابل ہو۔ ریاستی پارٹی کو چاہیے کہ وہ کمیشن کو ریاستی پارٹی کے پورے علاقے میں سرگرمیاں انجام دینے کے لئے خاطر خواہ مالی اور انسانی وسائل مہیا کرے۔

بلا امتیاز

11) کمیٹی کو تشویش ہے کہ ریاستی پارٹی کی آئین میں اختیار کردہ غیر امتیازی دفعات بشمول آرٹیکل 25 تا 27 معاہدے میں امتیازی سلوک کے حوالے سے دیئے گئے تمام ممنوعہ بنیادوں پر تحفظ کا متحمل نہیں ہیں۔ اسے اس بات پر بھی تشویش ہے کہ بالغوں کی باہم رضامندی سے ہم جنس پرستی کو قابل جرم قرار دیا گیا ہے۔ بین صنفی جنس پرست افراد کی صورتحال کے بارے میں ریاستی پارٹی میں ہونے والی پیش رفت کے بارے میں معلومات کا خیر مقدم کرتے ہوئے آرٹیکل 2' 3 اور 26 کے حوالے سے نسوانی ہم جنس پرست' ہم جنس پرست' بین صنفی جنس پرستی اور خواجہ سراؤں کے خلاف امتیازی سلوک کی روک تھام اور سزا دینے کے مؤثر اقدامات پر وفد سے معلومات کی عدم موجودگی پر افسوس کا اظہار کرتی ہے۔

12) ریاستی پارٹی قانونی ڈھانچے کو یقینی بنانے کے لئے امتیازی سلوک کے خلاف جامع قوانین اپنانے سمیت تمام ضروری اقدامات کرے۔
الف) نجی شعبے سمیت تمام شعبوں میں امتیازی سلوک کے خاتمے کے خلاف مکمل اور موٴثر تحفظ فراہم کرتا ہے اور براہ راست اور بالواسطہ اور متعدد امتیازی سلوک کی ممانعت کرتا ہے۔
ب) امتیازی سلوک کے حوالے سے ایک جامع فہرست شامل ہو جس میں رنگ' زبان' سیاسی اور دیگر رائے' سماجی بنیاد' جائیداد' معذوری' جنسی رجحان اور صنفی شناخت یا دوسری حیثیت شامل ہے۔
ج) خلاف ورزی کی صورت میں موٴثر تدارک فراہم کرتا ہے۔ بالغوں کے مابین باہم رضامندی سے جنسی تعلقات کو بھی غیر منطقی شکل دینا چاہیے۔

خواتین کے خلاف تشدد اور گھریلو تشدد

13) کمیٹی کو خدشہ ہے کہ ریاستی پارٹی کی کوششوں کے باوجود خواتین کے خلاف تشدد اب بھی عام ہے یہ خاص طور پر تشویش کا باعث ہے کہ نام نہاد غیرت کے نام پر قتل و غارت گری کا سلسلہ جاری ہے اور یہ کہ قصاص (مساوی انتقامی کارروائی) اور دیت (مالی تلافی) کے قوانین میں سے کچھ ان قوانین پر مبینہ طور پر لاگو ہوتے ہیں اور یہ کہ دور دراز علاقوں کی کچھ قبائلی کونسلیں ان مقدمات پر اپنے دائرہ اختیار کے تحت عمل پیرا ہیں۔ یہ بھی تشویش ہے کہ عصمت ریزی کے انسداد کے قانون کو اپنانے کے باوجود' عصمت دری کے شکار افراد کے لئے انصاف تک موٴثر رسائی میں توقع کے مطابق توسیع نہیں کی گئی ہے کیونکہ عدالتی سماعت کے لئے خصوصی طریقہ کار کو نافذ کرنے کے لئے کوئی نظام نہیں اپنایا گیا اس طرح کے گھریلو تشدد سمیت خواتین کے خلاف تشدد کی انتہائی کم سطح پر رپورٹنگ' ایسے معاملات کی فوری اور موٴثر تحقیقات کا فقدان' کم سطح پر قانونی چارہ جوئی' مجرموں کی سزا' اور متاثرین کی امداد کیلئے بہت کم اقدامات پر بھی تشویش ہے۔

14) ریاستی پارٹی اپنی کوششوں کو جاری رکھے تاکہ:
الف) وفاقی اور صوبائی سطح پر خواتین کے خلاف تشدد سے متعلق قوانین کو اپنانے میں تیزی لائی جائے اور یہ یقینی بنائیں کہ یہ انسانی حقوق کے بین الاقوامی معیارات کے مطابق ہیں۔
ب) غیرت کے نام پر قتل اور عصمت دری کے قوانین اور دیگر قوانین جو خواتین اور گھریلو تشدد کو جرم قرار دیتے ہیں ان کو موٴثر طور پر نافذ کرنے اور پورے علاقے میں ان کے نفاذ کی نگرانی کرے۔
ج) نام نہاد غیرت کے نام سے متعلق جرائم پر قصاص اور دیت کے قوانین کے اطلاق کی ممانعت کو نافذ کرے اور قبائلی کونسلوں کو قانون کے دائرے میں لاکر اُن کی نگرانی جاری رکھیں۔
د) خواتین کے خلاف ہونے والی تشدد کی رپورٹنگ کی حوصلہ افزائی کریں منجملہ ان کے خواتین کو ان کے حقوق کے ساتھ ساتھ ان قانونی اور دیگر خدمات جن کے ذریعے وہ تحفظ اور مالی تلافی وصول کرسکتی ہیں کے بارے میں آگاہ کریں۔
ڈ) اس بات کو یقینی بنائیں کہ خواتین اور گھریلو تشدد کے واقعات کی فوری اور مکمل تحقیقات کی جائیں گی اور اگر ان مجرموں کو سزا سنائی جائے تو جرم کی نوعیت کے مطابق انہیں سزائیں دلوائی جائیں۔
ذ) اس بات کو یقینی بنائیں کہ متاثرین کو ضروری قانونی' طبی' مالی اور نفسیاتی امداد فراہم ہو اور ان کی رسائی موٴثر علاج اور تحفظ کے ذرائع تک ہو۔
ر) اس بات کو یقینی بنائیں کہ ججوں' استغاثہ اور قانون نافذ کرنے والے حکام کی مناسب تربیت جاری رکھیں جو انہیں خواتین اور گھریلو تشدد کے معاملات کو موٴثر اور صنفی حساسیت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے نمٹانے کے لئے تیار ہوں اور خواتین پولیس افسران اور خصوصی یونٹوں کی تعداد کو مناسب حد تک بڑھائیں۔

رضاکارانہ طور پر حمل کا خاتمہ اور زچگی کی شرح اموات

15) کمیٹی کو خدشہ ہے کہ اسقاط حمل اُس وقت تک مجرمانہ عمل ہے جب تک کہ وہ عورت کو بچانے یا علاج کی غرض سے نہ کیا جائے یہ کہ جن حالات میں اسقاط حمل کی بطور لازمی علاج کی اجازت ہے وہ طبی پیشہ سے وابستہ افراد اور عام لوگوں میں واضح طور پر متعین نہیں یا وہ اس سے مکمل طور پر آگاہ نہیں۔ نتیجتاً خواتین کی بہت بڑی تعداد غیر محفوظ اسقاط حمل کا شکار ہے جو ان کی زندگی اور صحت کو خطرے میں ڈال سکتی ہے اور یہ کہ اس کا نتیجہ زچگی کے دوران شرح اموات کی

بلند سطح ہے۔ کمیٹی کو جنسی اور تولیدی صحت کے حوالے سے معلومات اور خدمات تک محدود رسائی کی وجہ سے بڑھتی ہوئی غیر ارادی حمل کی شرح پر تشویش ہے (آرٹیکل 2، 3، 6، 7 اور 17)

16) ریاستی پارٹی کو اپنے قوانین کا جائزہ لینا چاہیے تاکہ قانونی پابندیوں کی وجہ سے خواتین فوری طور پر غیر محفوظ اسقاط حمل کی طرف رجوع نہ کریں جس سے ان کی زندگی اور صحت کو خطرات لاحق ہوں۔ ریاستی پارٹی کو اسقاط حمل سے جڑی ہوئی رسوائی سے مقابلہ کے لئے تمام ضروری اقدامات کرنے چاہیے جن میں رضا کارانہ اسقاط حمل تربیت یافتہ طبی عملے کے ذریعے کرانے کو یقینی بنانا' ملک بھر میں اسقاط حمل کے بعد صحت کی دیکھ بھال کی خدمات تک تیار اور سستی رسائی یقینی بنانا اور دیہی علاقوں میں نوعمروں' پسماندہ خواتین اور لڑکیوں کے لئے سستی مانع حمل اور جنسی اور تولیدی صحت کی تعلیم اور خدمات تک رسائی بہتر بنانا۔

سزائے موت

17) کمیٹی کو بے حد تشویش ہے کہ ریاستی پارٹی نے دسمبر 2014ء میں سزائے موت سے قانونی مہلت اٹھالی' اور یہ کہ اس کے بعد یہ اُن ریاستوں میں سے ایک رہا ہے جہاں پھانسیوں کی شرح سب سے زیادہ ہے اسے خاص طور پر تشویش ہے کہ معاہدے کے آرٹیکل (2)6 کے معنی میں ''سنگین جرائم'' کے علاوہ دیگر جرائم جیسے منشیات کی سمگلنگ اور توہین رسالت پر بھی سزائے موت کا اطلاق ہوتا ہے۔ نوعمر افراد اور نفسیاتی یا فکری معذوری والے افراد کو مبینہ طور پر موت کی سزا سنائی گئی ہے اور اُن کو پھانسی دی گئی ہے یہ کہ الزام لگایا گیا ہے کہ رحم کی اپیل کی درخواستوں پر صاف انکار کی پالیسی اپنائی گئی ہے اور کسی بھی رحم کی اپیل کی درخواست کو منظور نہیں کیا گیا اور یہ کہ پھانسیوں کو مبینہ طور پر اس طریقے سے انجام دیا جاتا ہے جیسے تشدد یا ظالمانہ' غیر انسانی یا ہتک امیز سزائیں ہوں۔ یہ کمیٹی تشویش کے ساتھ نوٹ کرتی ہے کہ بہت بڑی تعداد میں پاکستانی تارکین وطن کارکنوں کو جنہیں بیرون ملک سزائے موت کی سزائیں سنائی گئی اور دی گئی ہیں اور انہیں مبینہ طور پر ناکافی وکیل اور قانونی خدمات دستیاب ہیں (آرٹیکل 2، 6، 7، 9، 14 اور 24)

18) ریاستی پارٹی کو چاہیے کہ وہ معطلی کو بحال اور سزائے موت کو ختم کرے اور معاہدے کے دوسرے اختیاری پروٹوکول پر عمل کرنے پر غور کرے اور اگر سزائے موت برقرار رہتی ہے تو ریاستی پارٹی کو ترجیحی بنیادوں پر تمام ضروری اقدامات کرنے چاہیے تاکہ یقینی بنایا جاسکے کہ:

(الف) سزائے موت کی سزا صرف ''انتہائی سنگین جرائم'' کے لئے فراہم کی گئی ہے جس میں جان بوجھ کر قتل کرنا شامل ہے اس سے قطع نظر کہ جرم سرزد ہوا ہو یہ کبھی بھی لازمی نہیں کہ معافی اور بدلہ ہر صورت میں دستیاب ہو اور اس پر کبھی بھی معاہدے بشمول شفاف عدالتی کارروائیوں کی عدم دستیابی کی خلاف ورزی عائد نہیں ہوتی اور نہ ہی شہریوں کے خلاف فوجی عدالتوں کے ذریعے دی جائے۔

ب) کوئی بھی شخص جرم سرزد ہونے کے وقت **18** سال کے عمر سے کم ہو کو موت کی سزا نہیں دی جاسکتی اور جن پر بڑے جرم کے الزامات عائد ہیں اُن کو عمر کے تعین کے لئے مؤثر اور آزادانہ عمل تک رسائی حاصل ہے اور اگر جرم کے وقت ان کے بارے میں شکوک وشبہات پائے جاتے ہوں تو ان کے ساتھ بچوں جیسا سلوک کیا جاتا ہے۔

ج) سنگین نفسیاتی یا ذہنی معذوری والے کسی بھی شخص کو پھانسی یا موت کی سزا نہیں دی جاتی بشمول ان تمام معاملات کا جائزہ لینے کے لئے ایک خودمختار نظام قائم کیا جائے جہاں اس بات کے مصدقہ ثبوت موجود ہوں کہ سزائے موت کا سامنا کرنے والے قیدیوں میں اس طرح کی معذوری ہے اور اس کی ذہنی صحت کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

د) پھانسی کا پروٹوکول انسانی حقوق کے بین الاقوامی معیار کے مطابق ہے اور پھانسی کو قائم شدہ پروٹوکول کے مطابق کیا جاتا ہے۔

ڈ) بیرون وطن مقیم پاکستانی تارکین وطن کارکنوں کو جنہیں موت کی سزا سنائی گئی' اُن کے لئے مناسب قانونی اور سفارتی خدمات فراہم کی جاتی ہیں۔

جبری لاپتہ افراد اور ماورائے عدالت قتل

19) کمیٹی کو پولیس' فوج اور سیکیورٹی فورسز کے ذریعے مبینہ طور پر جبری لاپتہ ہونے والے افراد اور بڑھتے ہوئے ماورائے عدالت قتل کے واقعات پر تشویش ہے' ملکی قوانین میں جبری لاپتہ ہونے والے افراد پر واضح طور پر جرم ثابت ہونے کا عدم موجودگی' ایکشن (ان ایڈ آف سول پاور) ریگولیشن 2011 جس میں فوج کے ذریعے وارنٹ یا عدالتی نگرانی کے بغیر حراست کی فراہمی کا بندوبست کیا گیا ہے اور فوجی قید خانے کے مراکز میں غیر معینہ نظر بندی اور حراست میں رکھا گیا ہے اسے ان خبروں پر بھی

تشویش ہے کہ لاپتہ افراد کے اہل خانہ کو لاپتہ افراد کے مقدمات درج کرنے سے ان کی حوصلہ شکنی کیلئے دباؤ اور دھمکیاں دی جاتی ہے' فوری اور موثر تفتیش کی کمی' قانونی چارہ جوئی اور مجرموں کو سزا کی بہت ہی کم شرح' ور متاثرین اور اُن کے اہل خانہ کے لئے ناکافی حل اور تلافی' جبری لاپتہ افراد پر کمیشن کے قیام کا خیر مقدم کرتے ہوئے کمیٹی کو کمیشن کے محدود اختیارات اور ناکافی مختص وسائل پر تشویش ہے' متعلقہ حکام کی جانب سے کمیشن کی احکامات کی عدم تعمیل اور کمیشن کے سامنے بڑی تعداد میں ایسے مقدمات جس میں مجرموں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی لائی گئی۔ (آرٹیکل 16 اور 14 ,9 ,7 ,6 ,2)

20) ریاستی پارٹی کو جبری لاپتہ کرانے کو جرم قرار دینے اور جبری لاپتہ اور خفیہ حراست کے عمل کے خاتمے کے لئے اقدامات کرنے چاہیے۔ ایسے ایکشن (ان ایڈ آف سول پاور) ریگولیشن **2011**ء کا بھی جائزہ لینا چاہیے تاکہ اسے منسوخ کیا جاسکے یا اسے بین الاقوامی معیارات کے مطابق ڈھالا جاسکے۔ اسے یہ بھی یقینی بنانا چاہیے کہ جبری لاپتہ افراد اور ماورائے عدالت قتل کے تمام الزامات کی فوری اور مکمل تحقیقات کی جائے۔ تمام مجرموں کے خلاف قانونی کارروائی اور جرم کی نوعیت کے مطابق سزائیں دی جائیں' لاپتہ افراد کے اہل خانہ' وکلاء اور گواہان محفوظ ہوں اور متاثرہ اور اُن کے اہل خانہ کے لئے مکمل اور فوری ازالہ / تلافی کا طریقہ کار / نظام وضع کیا گیا ہے جبری لاپتہ ہونے والے افراد پر تفتیشی کمیشن کے اختیار اور صلاحیت (مالی اور افرادی قوت) کو مزید تقویت ملنی چاہیے تاکہ موخر الذکر موثر انداز میں کام کرسکیں۔

انسداد دہشت گردی کا قانون

21) ریاستی پارٹی کی طرف سے دہشت گردی سے نمٹنے کے لئے اقدامات کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے کمیٹی کو دہشت گردی کے قانون میں درج دہشت گردی کی وسیع تعریف پر جن میں ان کے دوسرے قوانین پر بالادستی بشمول جووینائل جسٹس سسٹم 2000ء جو عدالتوں کو نابالغ / کمسن افراد کی شنوائی کا اہل بناتی ہے' کے ذریعے سے کسی شخص کو ایک سال تک حراست میں رکھنے کے لئے حکام کی طاقت / اختیار کے ذریعے سے' ایک کے سیکشن H-21 کے تحت پولیس کی تحویل میں اعتراف جرم کو عدالت میں ثبوت کے ذریعے سے تحفظات ہیں اس کو دہشت گردی کی عدالتوں کے وسیع اختیارات اور مقدمات کے بڑے پیمانے پر زیر التواء مقدمات کے ساتھ ساتھ عدالتی کارروائی میں طریقہ کار کے حفاظتی انتظامات کی عدم موجودگی پر بھی تشویش ہے۔

22) ریاستی پارٹی کو دہشت گردی ایکٹ کا جائزہ لینا چاہیے تاکہ ایکٹ کے آرٹیکل نمبر **6** میں دی گئی تعریف کو بین الاقوامی معیارات کے ساتھ ہم آہنگ کیا جاسکے' کم سن مجرموں کے خلاف دہشت گردی عدالتوں کے دائرہ اختیار کو ختم کرنا' ایکٹ کے سیکشن **H-21** کو منسوخ کرنا' اور ایکٹ میں طریقہ کار سے متعلق حفاظتی اقدامات کا اجراء اور منصفانہ / شفاف مقدمات کی سماعت کو یقینی بنانے کے لئے عدالتی کارروائی کو معاہدے کے آرٹیکل **14** اور **15** کے مطابق لانا' زیر التوا مقدمات کو کم کرنے کے لئے اسے معاہدے پر عمل کرتے ہوئے ضروری اقدامات کرنے چاہیے۔

فوجی عدالتیں

23) کمیٹی کو فوجی عدالتوں کے دائرہ اختیار میں توسیع جیسے انسداد دہشت گردی کی عدالتوں سے مقدمات کی منتقلی اور ایکشنز (ان ایڈ آف سول پاور) ریگولیشن کے تحت افراد کو زیر حراست رکھنے پر تحفظات ہیں۔ کمیٹی کو اس امر پر بھی تشویش ہے کہ ان عدالتوں نے کم از کم 274 شہریوں کو جن میں مبینہ طور پر بچے شامل ہیں کو خفیہ عدالتی کارروائی کے ذریعے مجرم قرار دیا ہے اور 161 شہریوں کو سزائے موت سنائی ہے اسے یہ بھی خدشہ ہے کہ تقریباً 90 فیصد سزائیں اعتراف جرم پر مبنی ہیں' یہ کہ ان عدالتوں کے ذریعے مقدمات کے انتخاب کے لئے جو معیار استعمال کیا جاتا ہے وہ واضح نہیں ہے' یہ کہ مدعا علیہان کو نہ ہی اپنی پسند کا قانونی مشیر مقرر کرنے اور نہ ہی سویلین عدالتوں میں اسے موثر اپیل کا حق دیا جاتا ہے' اور یہ کہ مدعا علیہان کے خلاف الزامات' شواہد کی نوعیت اور سزا کی وجوہات کی وضاحت کرنے والے تحریری فیصلوں کو عام نہیں کیا جاتا۔ کمیٹی کو مزید تشویش ہے کہ فوجی عدالتوں نے مبینہ طور پر کم از کم پانچ ''لاپتہ افراد'' کو سزائیں سنائی ہیں جن کے مقدمات کی تحقیقات جبری لاپتہ افراد پر تفتیشی کمیشن کر رہی تھی (آرٹیکل 15 اور 9,14 ,7 ,6 ,2)

24) ریاستی پارٹی کو چاہیے کہ:

الف) فوجی عدالتوں سے متعلق قانون سازی کا جائزہ لیں تاکہ عام شہریوں کے بارے میں ان کے دائرہ اختیار اور سزائے موت عائد کرنے کے اختیار کو منسوخ کیا جاسکے۔

ب) منصفانہ / شفاف مقدمات کی سماعت کو یقینی بنانے کے لئے معاہدے کے آرٹیکل نمبر **14** اور **15** کے مطابق فوجی عدالتوں میں اصلاحات کا اجراء کیا جائے تاکہ سماعت منصفانہ ہوں۔

تشدد

25) کمیٹی کو اس امر پر تشویش ہے کہ ملکی قوانین تشدد کی تعریف فراہم کرنے اور معاہدے کے آرٹیکل 7 اور دیگر بین الاقوامی معیاروں کی تعمیل میں اس عمل (تشدد) کو جرم قرار دینے میں ناکام ہے، اور یہ کہ مبینہ طور پر پولیس، فوج، سیکیورٹی فورسز اور خفیہ ایجنسی کے ذریعے تشدد کا استعمال کیا جاتا ہے، اور یہ کہ تشدد کے الزامات کی فوری اور مکمل تفتیش نہیں کی جاتی اور مجرموں کو شاذونادر ہی انصاف کے کٹہرے میں لایا جاتا ہے (آرٹیکل 2، 7، 14 اور 15)

26) ریاستی پارٹی کو چاہیے کہ:

الف) اپنے قوانین میں ترمیم کریں تاکہ یقینی بنایا جاسکے کہ تشدد کے جرم کے تمام عناصر معاہدے کے آرٹیکل نمبر **7** کے مطابق ممنوع ہیں اور جرم کی سنگینی کے مطابق تشدد کی کارروائیوں کو مشروط کردے یا پابندی عائد کردے۔

ب) تشدد اور ناروا سلوک کے تمام الزامات کی فوری، مکمل اور موثر تحقیقات کو یقینی بنانا، مجرموں کو سزائیں دینا، اگر جرم ثابت ہو تو جرم کی نوعیت کے مطابق سزائیں دلوانا اور متاثرین کے لئے موثر مداوا بشمول ان کی بحالی کے لئے اقدامات کرنا۔

ج) اس امر کو یقینی بنانا کہ جبر کے ذریعے حاصل کئے گئے اعتراف قانونی کارروائی میں کبھی قابل قبول تصور نہیں ہونگے۔

د) تشدد روکنے کے لئے تمام ضروری اقدامات کریں بشمول ججوں، وکلاء، پولیس، فوج اور سیکیورٹی فورسز کی تربیت کو تقویت دینا۔

آزادی سے محرومی

27) کمیٹی کو بڑے پیمانے پر جیلوں میں بھیڑ اور مبینہ طور پر نظر بندی کی ناکافی سہولیات اور بڑے تناسب میں ریمانڈ کے بارے میں تحفظات ہیں، جن میں سے کچھ مبینہ طور پر جرم کے لئے زیادہ سے زیادہ سزا سے زیادہ عرصہ تک زیر حراست رہے۔ (آرٹیکل 6، 7، 9 اور 10)

28) ریاستی پارٹی کو قید خانوں میں موجود زیادہ بھیڑ کو کم کرنے اور قید کے حالات خصوصاً صحت کی دیکھ بھال اور حفظان صحت کو بہتر بنانے کی کوششوں کو تیز کرنا چاہیے۔ معاہدے کے آرٹیکل نمبر **9** کے تحت اس بات کو یقینی بنانے کے لئے اہم اقدامات کرنے کی ضرورت ہے کہ قبل از حراست کو صرف غیر معمولی اقدام کے طور پر استعمال کیا جائے نہ کہ طویل عرصے تک۔

نقل و حرکت کی آزادی

29) کمیٹی نوٹ کرتی ہے کہ ملک میں داخلے اور نکلنے کے لئے مختلف فہرستیں موجود ہیں اور اسے ایسی معلومات کے فقدان بشمول فہرست سازی کے معیار (کسوٹی) یا بنیاد، ناموں کو فہرستوں میں شامل کرنے یا نکالنے کے طریقہ کار اور ان فہرستوں کے غلط استعمال کو روکنے کے لئے حفاظتی انتظامات کی عدم دستیابی پر افسوس ہے۔ اسے یہ خدشہ ہے کہ ایگزٹ کنٹرول لسٹ مبینہ طور پر اختلاف رائے رکھنے والے افراد (مخالفین) کی نقل و حرکت کو محدود کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے اور یہ کہ جن حالات میں پاسپورٹ منسوخ، ضبط یا قبضہ میں لیا جاسکتا ہے پاسپورٹ کے آرٹیکل 8 میں اس کا ذکر نہیں ہے (آرٹیکل 12)

30) ریاستی پارٹی کو پاسپورٹ ایکٹ اور دیگر قانون سازی اور پالیسیوں کو جو ایگزٹ کنٹرول لسٹ، بلیک لسٹ، پاسپورٹ کنٹرول ایکٹ اور ویزا کنٹرول لسٹ سے متعلق ہیں، پر نظر ثانی کرنی چاہیے تاکہ وہ معاہدے کے آرٹیکل **12** کی تعمیل کرسکیں اور یہ امر یقینی بنائیں کہ وہ بلا جواز بنیادوں پر نقل و حرکت کی آزادی پر پابندی نہیں لگا سکتے۔

شفاف/ منصفانہ عدالتی سماعت اور انصاف کی فراہمی/ انتظام کا حق

31) کمیٹی اس حقیقت کے حوالے فکرمند ہے کہ وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں میں آئین، وفاقی قوانین اور اعلیٰ عدالتوں کے دائرہ اختیار کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اسے عدلیہ کو اپنی آزادی اور تاثر مستحکم کرنے بشمول عدالتی تقرری کے طریقہ کار میں شفافیت، ججوں کی کمی، طویل المعیاد خالی عدالتی آسامیاں، ناکافی مختص بجٹ، کافی تعداد میں زیر التواء مقدمات، قانونی پیشہ ور افراد کے لئے اعلیٰ قانونی معیاری تعلیم اور قانونی پیشہ ورانہ تربیت کے تسلسل کے فقدان اور عدلیہ میں بدعنوانی پر تشویش ہے (آرٹیکل نمبر 14)

32) ریاستی پارٹی کو معاہدے اور انسانی حقوق کے بین الاقوامی معیارات کو مدنظر رکھتے ہوئے انصاف کی فراہمی کیلئے موجودہ قوانین پر نظر ثانی جاری رکھنی چاہیے اور آئین، وفاقی قوانین اور اعلیٰ عدلیہ کے دائرہ اختیار کو ملک کے تمام علاقوں بشمول وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں تک یقینی طور پر لاگو کرنے کے لئے خصوصی اقدامات اٹھانے چاہیے۔ عدلیہ کی آزادی، اہلیت اور تاثیر کو مستحکم کرنے کے لئے تمام ضروری اقدامات اٹھانے چاہیے۔

مذہب ضمیر اور عقیدہ کی آزادی

33) کمیٹی کو توہین رسالت کے قوانین جن میں تعزیرات پاکستان دفعہ 295 اور 298 شامل ہیں پر تشویش ہے جو سخت سزاؤں بشمول لازمی سزائے موت کی سزا (سیکشن 295(c)) پر مشتمل ہے اور جس کا مبینہ طور پر ایک خاص تاثر سامنے آتا ہے خصوصاً احمدی افراد پر (سیکشن 298(B) اور (LC)، جھوٹے الزامات کی بنیاد پر بڑی تعداد میں توہین رسالت کے مقدمات کے ذریعے اور توہین رسالت کے ملزمان پر تشدد، جیسا کہ مشال خان کے معاملے میں واضح ہے اور بار بار اُن رپورٹس سے کہ اُن ججوں کو جو توہین رسالت کے مقدمات کی سماعت کرتے ہیں انہیں اکثر ہراساں کیا جاتا ہے اور ڈرایا اور دھمکایا جاتا ہے 19 جون 2014ء کے سپریم کورٹ کے فیصلے پر غور کرتے ہوئے کمیٹی کو اس فیصلے کے نفاذ سے متعلق معلومات کی عدم موجودگی پر افسوس ہے اور مذہبی اقلیتی افراد اور اُن کی عبادت گاہوں کے خلاف نفرت انگیز تقاریر اور نفرت پر مبنی جرائم کی مسلسل اطلاعات اور سرکاری سکولوں اور مدارس میں درسی کتب اور نصاب کے مذہبی مواد سے پریشان ہے (آرٹیکل 2، 14، 18 اور 19)

34) ریاستی پارٹی کو چاہیے کہ:

الف) معاہدے کے سخت تقاضوں کی تعمیل کرتے ہوئے توہین رسالت کے تمام قوانین کو منسوخ یا اُس میں ترمیم کریں بشمول رائے اور اظہار رائے کی آزادی پر کمیٹی کے بیان کردہ تبصرہ نمبر **34 (2011)** اور پیرا **48**)

ب) اس امر کو یقینی بنائیں کہ جو لوگ توہین رسالت کے الزامات کی بناء پر ایک دوسرے کے خلاف اشتعال انگیزی اور تشدد میں ملوث ہیں اور جو بھی دوسروں پر توہین رسالت کے جھوٹے الزام لگاتے ہیں ان کو انصاف کے کٹھرے میں لایا جائے اور مناسب سزا دی جائے۔

ج) توہین رسالت کے مقدمات میں ملوث ججوں، استغاثہ، وکلاء اور گواہوں کے تحفظ کے لئے تمام ضروری اقدامات کریں۔

د) اس بات کو یقینی بنائیں کہ نفرت انگیز تقاریر اور نفرت پر مبنی جرائم کے تمام معاملات کی مکمل اور فوری تحقیقات کی جائیں اور مجرموں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے اور اگر جرم ثابت ہو جائے تو سزا دی جائے۔

ڈ) مذہبی تعصب پر مبنی تمام مواد کو ختم کرنے، اس میں انسانی حقوق کی تعلیم شامل کرنے اور مدرسوں کو باقاعدہ بنانے کے پیش نظر سکولوں کی درسی کتب اور نصاب کا جائزہ لیں۔

ذ) **19** جون **2014** کے سپریم کورٹ کے فیصلے پر پوری طرح عمل درآمد کریں۔

راز داری کا حق

35) ریاستی پارٹی کے اس موقف کو نوٹ کرتے ہوئے کہ الیکٹرانک کرائم ایکٹ 2016ء سائبر کرائم کے کنونشن کی تعمیل کرتا ہے کمیٹی کو تشویش ہے کہ اس ایکٹ کے تحت:

الف) مناسب عدالتی نگرانی کے طریقہ کار کے بغیر پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اور مجاز افسران کے لامحدود اختیارات۔

ب) کم سے کم ایک سال تک خدمات فراہم کرنے والوں کے ذریعے ڈیٹا کی فراہمی کو لازمی طور پر برقرار رکھنا۔

ج) نیٹ ورک کی خدمات کی فراہمی کیلئے لائسنس کے حصول کیلئے غیر ضروری پابندیاں۔

د) عدالتی اجازت یا نگرانی کے بغیر غیر ملکی حکومتوں کے ساتھ معلومات کا اشتراک اور تعاون کرنا (آرٹیکل نمبر 17 اور 19)

36) ریاستی پارٹی کو اعداد و شمار جمع کرنے اور نگرانی سے متعلق خاص طور پر پری وینشن آف الیکٹرانک ایکٹ **2016**ء کے بارے میں معاہدے کے مطابق کرنے کیلئے قانون سازی کا جائزہ لینا چاہیے تا کہ اپنی ذمہ داریوں کو معاہدے کے تحت انجام دے۔ اسے ایکٹ کے نفاذ کے لئے نگرانی کے آزادانہ نظام کا قیام بھی کرنا چاہیے جس میں نگرانی کی سرگرمیوں کا عدالتی جائزہ بھی شامل ہے، معاہدے پر عمل پیرا ہونے کو یقینی بنانے کے لئے غیر ملکی ایجنسیوں کے ساتھ اس کے قوانین اور حساس معلومات کے عمل کا

جائزہ لینا چاہیے' لائسنس کی اُن تمام شرائط کا جائزہ لیں جو نیٹ ورک کی خدمات فراہم کرنے والوں پر ذمہ داریاں عائد کرتی ہیں جو مواصلات کی نگرانی میں مصروف کار ہیں خصوصاً بلا امتیاز ڈیٹا برقرار رکھنے کے سلسلے میں' اور اس امر کو یقینی بنائیں کہ نگرانی کی سرگرمیوں پر ریاستی پارٹی معاہدے کے حوالے سے اپنی ذمہ داریوں پر عمل پیرا ہے اسے مزید بین الاقوامی معیار کے مطابق اعداد وشمار کے تحفظ کا ایک جامع قانون بنانا چاہیے۔

اظہار رائے کی آزادی

37) کمیٹی کو تشویش ہے کہ ہتک عزت کو جرم قرار دیا گیا ہے اور انہیں قید کی سزا دی جاسکتی ہے اور ان رپورٹس سے یہ بھی تشویش ہے کہ صحافیوں اور مخالفت میں آواز بلند کرنے والوں کے خلاف فوجداری قوانین کا غلط استعمال کیا جاتا ہے اسے ان رپورٹس پر بھی تشویش ہے کہ پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی اپنے اختیارات کو میڈیا/ابلاغ کے پروگراموں میں استعمال ہونے والے مواد پر استعمال کرتی ہے جن میں گذشتہ چار سالوں میں بیس پروگراموں کی بندش شامل ہیں اور حفاظت کے طریقہ کار اور نگرانی کے نظام میں سمجھ بوجھ کی کمی کو دور کرنے اور اختیارات کے محفوظ استعمال کے طریقہ کار کو یقینی بنایا جائے تاکہ ریگولیٹری اتھارٹی اظہار رائے کی آزادی کے اُصول کے مطابق اپنے اختیارات کا استعمال کرے' اسے ریاستی پارٹی کے اٹھائے جانے والے اقدامات کے باوجود ریاستی اور غیر ریاستی کرداروں کے ذریعے صحافیوں' انسانی حقوق کے محافظوں اور وکلاء کی گمشدگی' قتل اور دھمکیوں کی بار بار اطلاعات اور قانونی چارہ جوئی اور مجرموں کو سزا کی کم شرح پر مزید تشویش ہے (آرٹیکل 6' 7 اور 19)

38) ریاستی پارٹی کو ہتک عزت کو رفع تعزیر (نا قابل سزا) کرنا چاہیے اور یہ یقینی بنانا چاہیے کہ قید کبھی بھی ہتک عزت کی سزا نہیں اور یہ کہ صحافیوں اور مخالف آوازوں کے خلاف فوجداری قوانین کا غلط استعمال نہیں کرنا چاہیے ایسے آزادی اظہار سے متعلق اپنی قانونی دفعات بشمول آئین کے آرٹیکل **19**' پاکستان الیکٹرانک ریگولیٹری اتھارٹی (ترمیمی) ایکٹ **2007**ء کے تحت لاگو قوانین اور پروگراموں کے ضابطہ اخلاق اور نشریاتی ذرائع ابلاغ اور تقسیم کی خدمات کے اشتہارات پر موثر نگرانی اور حفاظتی طریقہ کار کو مدنظر رکھتے ہوئے نظر ثانی کرنے چاہیے۔ مزید براں ایسے انسانی حقوق کے محافظوں کو ہراساں کرنے' گمشدگی اور قتل کے تمام رپورٹ شدہ واقعات کی فوری اور مکمل تحقیقات کرنی چاہیے' مجرموں کو انصاف کے کٹہرے میں لانا اور صحافیوں' وکلاء اور انسانی حقوق کے لئے کام کرنے والے محافظوں کے کام کرنے کے لئے سازگار ماحول یقینی بنانے کے لئے اپنی کوششوں کو تیز کرنا چاہیے۔

مجلس اور انجمن سازی کی آزادی

39) کمیٹی کو تشویش ہے کہ پاکستان میں ریگولیشن فار انٹرنیشنل نان گورنمنٹل آرگنائزیشن کی پالیسی ان کے ارادے کے برعکس بین الاقوامی غیر سرکاری تنظیموں (این جی اوز) کی رجسٹریشن اور سرگرمیاں محدود کرسکتی ہے۔ خاص طور پر اسے ان تنظیموں کی وسیع اور مبہم بنیادوں پر رجسٹریشن کی منسوخی پر تحفظات ہیں۔

40) ریاستی پارٹی کو بین الاقوامی غیر سرکاری تنظیموں کی رجسٹریشن سے متعلق اپنے قانون سازی کا جائزہ لینا چاہیے تاکہ اسے معاہدے کے آرٹیکل نمبر **22** کے مطابق لایا جاسکے۔

کم عمری کی شادی اور زبردستی کی شادی

41) کمیٹی کو تشویش ہے کہ کچھ صوبائی قوانین میں شادی کے لئے کم از کم عمر مختلف رکھی گئی ہے کہ لڑکیوں کے لئے 16 سال اور لڑکوں کے لئے 18 سال ہیں یہ کہ غگ کے ذریعے زبردستی کی شادی کا رواج جاری ہے اور یہ کہ اس طرح کے طریقوں سے متاثرہ افراد کی ایک بڑی تعداد نے خودکشی یا اس کی کوشش کی ہے۔ (آرٹیکل 2(2)' 3' 6' 23 اور 26)

42) ریاستی پارٹی کو یہ یقینی بنانا چاہیے کہ لڑکیوں اور لڑکوں کے لئے شادی کی کم از کم عمر اٹھارہ سال مقرر کی جائے' زبرستی کی شادی اور اس سے متعلق نقصان دہ طریقوں کے خاتمے کے لئے اپنی کوششیں تیز کردیں اگر مناسب ہو تو تمام رپورٹ شدہ مقدمات کی فوری اور موثر تحقیقات کرکے ذمہ داران کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے اور یقینی بنائیں کہ متاثرین کو مناسب مداوا اور بحالی کی خدمات مہیا کی جائیں۔

بچوں کا تحفظ

43) کمیٹی کو ریاستی پارٹی کی کوششوں کے باوجود بچوں کی پیدائش کی کم سطح کے اندراج پر تشویش ہے جس سے بچوں پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اسے بڑی تعداد میں بچوں کی نقصان دہ اور غلامی جیسے حالات میں مشقت میں مصروف بچوں خصوصاً اینٹ کے بھٹوں کی صنعت' گھروں پر اور بچوں کی مشقت کی نگرانی کے ناکافی انتظامات پر

تشویش ہے۔ اسے اس بات کا بھی خدشہ ہے کہ مجرموں کو شاذ و نادر ہی انصاف کے کٹہرے میں لایا جاتا ہے اور متاثرین کو مناسب امداد اور بحالی کی خدمات نہیں ملتی۔ (آرٹیکل 2، 6، 7، 8، 24 اور 26)

44) ریاستی پارٹی بچوں کی پیدائش پر ان کی رجسٹریشن (اندراج) کو یقینی بنانے کے لئے اپنی کوششوں کو تیز کرنا چاہیے ان بچوں کی شناخت کریں جن کی پیدائش کا اندراج نہیں ہوا ہے اور شناختی دستاویز کے بغیر بچوں کی رجسٹریشن کریں، اور پیدائش کے اندراج کی اہمیت کے بارے میں شعور اُجاگر کریں۔ بچوں کی مشقت کے خاتمے سے متعلق بچوں کے مشقت کے قوانین پر سختی سے عمل کرے اور بچوں کی مشقت کی نگرانی کے نظام کو مستحکم کرنا چاہیے۔

افغان پناہ گزین

45) کمیٹی کئی سالوں سے لاکھوں افغان پناہ گزینوں کی میزبانی کرنے پر ریاستی پارٹی کی تعریف کرتی ہے اور افغان پناہ گزینوں کی رضا کارانہ واپسی اور انتظام کے بارے میں جامع پالیسی اپنانے کا خیر مقدم کرتی ہے اور ریاستی پارٹی کے اگست 2017 میں غیر رجسٹرڈ افغانوں کی رجسٹریشن کروانے کے منصوبے کا خیر مقدم کرتی ہے۔ تاہم کمیٹی پناہ گزین کے قومی قانون کو اپنانے میں تاخیر اور پاکستان میں افغان باشندے خصوصاً وہ جو دستاویز کے بغیر ہیں انہیں پولیس اور سیکیورٹی فورسز کے ذریعے صوابدیدی گرفتاریوں کے ذریعے ہراساں کئے جانے اور ملک بدری کے خطرات کا سامنا کرنے پر پریشان ہے۔ (آرٹیکل 2، 7، 9 اور 22)

46) ریاستی پارٹی کو منصوبے کے مطابق غیر دستاویزی افغان پناگزینوں کی رجسٹریشن کروانی چاہیے۔ اسے بین الاقوامی انسانی حقوق اور انسانی ہمدردی کے معیارات کو اپناتے ہوئے پناہ گزینوں سے متعلق قومی قانون کو اپنانے میں تیزی لانی چاہیے۔ پولیس اور سیکیورٹی فورسز کے ذریعے پناہ گزینوں کے خلاف بدسلوکی کے تمام الزامات کی بھی تحقیقات کرنی چاہیے اور اس طرح کی زیادتیوں کو روکنے کے لئے تمام ضروری اقدامات کرنا ہونگے۔

عوامی اُمور میں حصہ لینے کا حق

47) قومی اور صوبائی پارلیمنٹ اور سرکاری نوکریوں میں خواتین اور اقلیتی افراد اور سرکاری نوکریوں میں معذور افراد کے لئے کوٹہ کو نوٹ کرتے ہوئے کمیٹی کو تشویش ہے کہ اقلیتی کوٹہ صرف مذہبی اقلیتوں پر ہی لاگو ہوتا ہے اور ان پر عملدرآمد کے بارے میں معلومات کی عدم دستیابی پر افسوس کرتا ہے، اسے احمدیوں کو عام انتخابی فہرستوں سے خارج کرنے اور علیحدہ ووٹنگ لسٹ میں ان کا اندراج کرنے، خواتین کے ووٹ کے حق کو کم سطح پر استعمال کرنے اور معذور افراد اور خانہ بدوشوں سمیت اقلیوں سے تعلق رکھنے والے افراد کی ووٹنگ کے ذریعے موثر رسائی میں رکاوٹوں پر بھی خدشہ ہے (آرٹیکل 2، 25، 26 اور 27)

48) ریاستی پارٹی کو اپنے عارضی خصوصی اقدامات جس میں مختص کوٹہ شامل ہے کا جائزہ لینا چاہیے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ اس کا اطلاق تمام اشخاص جن میں مذہب، ثقافت اور نسلی اقلیتوں پر ہو۔ عام شرائط پر ہر شہری عوامی اُمور کے انعقاد میں موثر انداز میں حصہ لینے کے قابل ہو اور سرکاری نوکریوں تک رسائی حاصل کر سکے۔ ریاستی پارٹی انتخابی نظام اور طریقہ کار کو بہتر کرنے کو مدنظر رکھتے ہوئے انتخابی فہرستوں میں تمام ووٹروں کو شامل کرنے اور یہ کہ تمام شہری بغیر کسی رکاوٹوں کے ووٹ ڈالنے کے اپنے حق کا استعمال کر سکیں۔

د) تقسیم اور پیروی

49) ریاستی پارٹی معاہدے، اس کی ابتدائی رپورٹ، کمیٹی کے مسائل کی فہرست پر تحریری جوابات اور موجودہ اختتامی جائزے جو عدلیہ، سول سوسائٹی اور ملک میں کام کرنے والی این جی اوز اور عام لوگوں میں حقوق سے آگہی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی وسیع پیمانے پر تشہیر کرے۔ ریاستی پارٹی اس بات کو یقینی بنائے کہ اس رپورٹ اور موجودہ اختتامی جائزے کو ریاستی پارٹی کی سرکاری زبان میں ترجمہ کیا جائے۔

50) کمیٹی ضابطہ 71، پیراگراف 5 کے مطابق ریاستی پارٹی سے درخواست کرتی ہے کہ وہ موجودہ اختتامی جائزہ کو ایک سال کے اندر اپنائے، کمیٹی کی جانب پیش کردہ سفارشات کے نفاذ سے متعلق معلومات فراہم کرے۔ پیراگراف نمبر 16 (سزائے موت) 20 (جبری لاپتہ افراد اور ماورائے عدالت قتل) اور 34 (مذہبی ضمیر اور عقیدے کی آزادی)

51) کمیٹی ریاستی پارٹی سے درخواست کرتی ہے کہ وہ 28 جولائی 2020ء تک اپنی اگلی پیریاڈک رپورٹ پیش کرے اور موجودہ اختتامی جائزہ میں دی گئی سفارشات کے نفاذ سے متعلق اس رپورٹ میں معلومات شامل کرے۔ کمیٹی ریاستی پارٹی سے یہ درخواست بھی کرتی ہے کہ اس رپورٹ کی تیاری میں بڑے پیمانے پر ملک میں سرگرم سول سوسائٹی اور غیر سرکاری تنظیموں کے ساتھ ساتھ اقلیتی اور پسماندہ گروہوں سے مشاورت کرے جنرل اسمبلی کی قرارداد نمبر 68/268 کے مطابق رپورٹ کے لئے الفاظ کی حد 21200 الفاظ ہیں۔ متبادل کے طور پر کمیٹی ریاستی پارٹی کو دعوت دیتی ہے کہ وہ آسان رپورٹنگ کے طریقہ کار کو اختتامی جائزہ کو اپنانے کے ایک سال کے اندر استعمال کرے اس کے تحت کمیٹی پیریاڈک رپورٹ پیش کرنے سے قبل ریاستی پارٹی کو مسائل کی ایک فہرست بھیجتی ہے کہ فہرست کے حوالے سے ریاستی پارٹی کے جوابات اگلی پیریاڈک رپورٹ کے بنانے میں مددگار ہونگے اور اسے معاہدے کے آرٹیکل نمبر 40 کے تحت جمع کرایا جائے گا۔